خطبہ جمعہ

مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے

مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہوجائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹ر وفا ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔(سورۃ الحشر:آیت ۱۰)

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی در پیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگلے جمعہ سے یہاں جماعت احمدیہ یوکے کا ۳۶واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ اسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں چند امور پیش کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ

حضرت شُریح ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہو گی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہو گی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔

(ابو دائود۔ کتاب الاطعمة باب الضیافة)

حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: لَاخَيْرَ فِيْمَنْ لَا يُضَيِّفُ کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں کوئی خیر و برکت نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی، کھانا کھلایا، باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ سو رہے ہوں۔(سنن ترمذی۔ کتاب البرِّ وَالصِّلَۃ۔ باب ماجاء فی قول المعروف)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مہمانوں کے انتظام اور مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا:-

”میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۲۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکیداً فرمایا کہ:-

”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حُسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔“(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۴۹۲۔ جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک اَور موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کے منتظمین کو یہ بھی تاکید فرمائی کہ:

”آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لیے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔“

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۱۵، ۱۲۔ جدید ایڈیشن)

مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت فرمائی کہ:-

”لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدّ نظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدّ نظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا

جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزار ہاکوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیقِ حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر اُن کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۱۷۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدنظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور اُن کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۵ نمبر ۳۵ بتاریخ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء، صفحہ ۱۰)

حضرت محمد یحییٰ خان صاحب اپنے والد محترم حضرت مولوی انوار حسین خان صاحبؓ کے قبول احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب مرحوم حکیم انوار خان صاحب سکنہ شاہ آباد ضلع ہردوئی یوپی نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور اس سے کچھ عرصہ قبل سے ان کی خط و کتابت تھی اور وہ بیعت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لینے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے اُن کو قادیان آنے سے روکا ہوا تھا۔ جب حضور لدھیانہ اس غرض سے تشریف لے چلے تو والد صاحب کو اطلاع کر دی۔ اور والد صاحب مرحوم اس کی تعمیل میں لدھیانہ آکر فیضیاب ہوئے۔ والد صاحب دیوبند کے دستار بند مولوی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ میں پہلی مرتبہ قادیان دارالامان ۱۸۹۲ء میں آیا تھا۔ اور اس وقت مہمان گول کمرہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے اور کبھی چٹنی اور کبھی اچار لے کر آتے کہ آپ کو مرغوب ہوگا۔ غرضیکہ کھانا خود بہت کم کھاتے اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کیا کرتے تھے"۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۳۔ صفحہ ۱۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ:

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (اہل عملہ کو) نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 79۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس علیہ السلام نے منشی عبدالحق صاحب کو ایک دفعہ مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پاسکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۸۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۴۵۵)

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے ضمن میں میزبانوں اور مہمانوں کو چند ضروری نصائح کرنی چاہتا ہوں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی خاص عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کے بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور اُن کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں اور جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ مہمانی اگرچہ تین دن کی ہوتی ہے لیکن جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اگر شوق سے زیادہ بھی ٹھہرالیا جائے تو وہ ہر گز مہمانوازی میں نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔

اگر مہمانوں کی خواہش کے مطابق انہیں قیام وطعام کی پوری سہولتیں نہ مل سکیں تو انہیں چاہئے کہ جو کچھ میسر آئے اس پر خوش دلی سے راضی رہیں اور انتظامات میں کوئی کمی یا کمزوری بھی دیکھیں تو جگہ جگہ اس کا تذکرہ نہ کرتے پھریں۔ ہاں متعلقہ ذمہ دار کارکنان کو اس سے فوری طور پر آگاہ کر دیں تاکہ جو اصلاح ممکن ہو وہ بروقت کی جاسکے۔

جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں بھی نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور دوسرے کارکنان بھی باقاعدگی سے نماز ادا کریں۔ اُن کے افسران کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ اسی طرح بلند آواز سے تُو تُو مَیں مَیں کرنا یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگانا اچھی عادت نہیں۔ ایسی صورت میں بسا اوقات مہمان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔

نعرے صرف مرکزی انتظام کے تحت لگنے چاہئیں۔ اور بے ہنگم شور برپا نہیں کرنا چاہئے۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے ان کی ہر طرح اطاعت کریں۔

صفائی ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس لئے صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ، مساجد،

رہائش کی جگہوں بلکہ سارے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں منتظمین کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں۔ غسلخانوں کی صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ مختلف مقامات پر جو بڑے بڑے بن رکھے گئے ہیں، اُن میں اپنی استعمال شدہ چیزیں پھینکیں۔ کھانے کے بعد ڈسپوزیبل برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈالیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال ضرور رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ اتنا ہی کھانا لیں جتنے کی آپ کو ضرورت ہے۔ دوبارہ ضرورت پڑے تو دوبارہ بھی لے سکتے ہیں۔

خواتین پردے کا خاص خیال رکھیں۔ عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں، تو پھر بناؤ سنگھار کر کے سرِعام بھی نہ پھریں۔ بہرحال تمام احباب وخواتین کو چاہئے کہ وہ غضِ بصر سے کام لیں۔

اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تأثر نہ پڑے کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلادیں۔

حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ خود حفاظتی کے ساتھ ساتھ خاموش سیکیورٹی کے فریضہ کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرے۔ کوئی اجنبی نظر آئے تو متعلقہ شعبے کو اس کے متعلق اطلاع دیں۔ لیکن خود کسی سے پوچھ گچھ نہ کریں۔

گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پارک نہ کی جائیں۔ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔

رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تکلیف دہ چیزوں کو رستے سے ہٹانا اور گری پڑی چیزوں کو اٹھانا بھی ایک نیکی ہے۔ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنا چاہئے۔ اگر مجبوری ہو تو صرف چند ضرورت کی چیزیں ہی مہیا کی جائیں۔ اپنی قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور ہرگز کسی سے قرض وغیرہ کے نام پر رقمیں نہ مانگیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسنِ ثمرات پر موقوف ہے"۔ آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ "یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۰۔ ۴۴۳)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پر اب خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:-

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)